بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی — مابعد للعہ

قیمت از معاونین — قادیان میں ۴ — صہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستاں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلبا و غیرہ — گورنمنٹ ۳۰ — عہ

مورخہ ۱۰۔ شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۹۔ ستمبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۳۸)

سرچہ گوئم باتو گر آئی چہ در قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ — افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عُسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	للعہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۴ عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	۳
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کر لینا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کر لینا چاہیے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

تین سوالوں کے جواب

(۱) جو شخص خدا پر ایمان رکھتا ہو۔ رسول کو برحق جانتا ہو۔ نماز کو مع دیگر ارکان کے ساتھ پورا کر کے ادا کرتا ہو۔ ایسے شخصوں میں سے کسی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ نیز احمدی کی نماز غیر احمدی کے پیچھے جو ناجائز ہے اس کی کیا دلیل ہے۔

(۲) جبراً اگر نکاح کسی عورت کا کیا جاوے۔ اور حالانکہ وہ ناراض ہو۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر کسی عورت کا نکاح عدت متوفی میں کچھ چند ایام باقی ہوں اور کسی کے اعتبار دینے سے نکاح پڑھا جاوے اور بعد ازاں ثابت ہو جاوے کہ عدت باقی تھی۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

سوال اول کا جواب۔ جو شخص حضرت عیسےٰ میں صفات الوہیت ثابت کرتا ہو۔ جیسا کہ احیاء و خلق حقیقی یا الآن کی کان وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ ایک قسم کا شرک ہے اگرچہ وہ شخص مدعی ایمان ہو اور بظاہر نماز بھی مع دیگر ارکان کے ساتھ پڑھتا ہو۔ چونکہ اس میں ایک قسم کا شرک ہے پس اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اور یہی دلیل ہے غیر احمدی کے پیچھے نماز احمدی کے ناجائز ہونے کی۔

سوال دوم کا جواب۔ جو نکاح کسی عورت کا جبراً کیا گیا اور وہ اس پر راضی نہیں۔ تو وہ نکاح جائز نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قال یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان تسکت یعنی بغیر مشورہ اور اذن کے نہ نکاح کنواری کا درست ہے اور نہ اس عورت کا جو کنواری ہو اور بے خاوند ہو۔ ہاں کنواری کا سکوت ہی اذن میں داخل ہے۔

سوال سوم کا جواب۔ یہی عدم جواز ہی ہے۔ کہ اندر عدت کے نکاح جائز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یعنے مت قصد کرو نکاح کا یہاں تک کہ عدت گذر جائے اگر اندر عدت کے ایسا کوئی نکاح واقع ہو جائے اور پہلا زوج وفات پا چکا ہو۔ تو بعد گذر جانے عدت کے نکاح پھر کر لیا جاوے اور ایسے فعل پر جو واقع ہو گیا ہو۔ توبہ و استغفار کی جائے۔

کتبہ محمد احسن امروہوی محررہ ۲ اگست ۱۹۰۷ء

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

مکرمی اڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کی طرف سے درثمین ایک جلد۔ رسالہ ضرورت امام دو جلد پہنچے۔ نہایت شکریہ کے ساتھ لائبریری میں داخل کئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی وصول کرتے وقت اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ رسالوں کی نسبت اصول کی کتابوں کا رکھنا لائبریری میں زیادہ موزون ہے۔ کیونکہ یہ بات معقول ہے اس لئے اور نیز اس لئے کہ اس عرصہ میں بعض احباب کی طرف سے مجھے نقد چندہ وصول کرنے کی تحریک زبانی گئی اور بعض نے یہ دریافت فرمایا کہ کن کتابوں کی ضرورت باقی ہے اس لئے میں چند باتوں کا درج اخبار کرنا ضروری سمجھ کر عرض کرتا ہوں۔

۱۔ اسلامیہ سکول ہوشیار پور موسمی تعطیلوں کی تقریب پر ۳ ستمبر سے لے کر ۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء تک بند کیا گیا ہے اس لئے احباب مہربانی فرما کر ۲ اکتوبر کے بعد کتابیں روانہ فرماویں۔ تا آسانی ہو۔

۲۔ نقد چندہ دینے سے یہ بات زیادہ موزون معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر چندہ جمع کر کے ایک آدھ کتاب خرید کر روانہ فرمائی جاوے۔

۳۔ یہ بات ڈل مڈل مدرس چودہری رستم علی صاحب انبالہ کی نوازش سے سوجھی۔ ہر ایک صاحب کتابیں روانہ فرمانے سے پہلے ایک کارڈ لکھ کر یہ دریافت کریں۔ کہ کون کون سی کتابیں پہلے پہنچ چکی ہیں۔ تا کہ ایک ہی کتاب مختلف مقامات سے نہ آئے۔ میں اس پر چودہری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

۴۔ انگریزی پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء۔ براہین احمدیہ حقیقۃ الوحی۔ ازالہ اوہام۔ عربی کی کتابیں ہیڈ ماسٹر صاحب نے زیادہ پسند فرمائی ہیں جن میں سے ابھی تک کوئی نہیں پہنچی۔

خاکسار یار محمد اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول
ہوشیار پور

نظم

جلایا دین احمد کو مسیحا ہو تو ایسا ہو
غلام احمد جو کہلایا خلیفہ ہو تو ایسا ہو

ہوا مہدی مسیحا و مجدد فضل رحمان سے
بنا سب خلق کا ہادی جو رتبہ ہو تو ایسا ہو

مرے کفار امریکہ تلک دم سے مسیحا کے
پڑھو اخبار ڈوئی کا جو حربہ ہو تو ایسا ہو

لگا تیر دعا۔ ہو کر کٹاری جسم لیکھو میں
ادہر آتھم کو جا مارا نشانہ ہو تو ایسا ہو

ہوئے سب آریہ عاری تری تقریر روشن کر
پس پا پادری بہاگے بہگانا ہو تو ایسا ہو

کیا تقسیم مال اسرار قرآنی کا عالم میں
نہ دیکھا اپنا بیگانہ خزانہ ہو تو ایسا ہو

بلایا دین احمد کی طرف کفار عالم کو
نہ چھوڑا کوئی بھی فرقہ بلانا ہو تو ایسا ہو

صدی انیس گذری ابن مریم کی توقع میں
نہ آیا چرخ سے اب تک نہ آنا ہو تو ایسا ہو

وفات ابن مریم کا ہوا روشن نہ راز ابتک
مسیح وقت نے کہولا معما ہو تو ایسا ہو

میاں عبد اللطیف کابلی نے اپنے ہادی پر
فدا کی جان بصد الفت عقیدہ ہو تو ایسا ہو

وطن میں گو ہوا بے آبرو فائق تو کیا غم ہے
مسیحا کا ہوا خادم نصیبا ہو تو ایسا ہو

میاں سبحان بخش امام مسجد موضع بیجو پورہ۔ ضلع سہارنپور

حقیقۃ الوحی کے طلبگار

کتاب مذکورۃ العنوان کی اشاعت کے بعد بعض درخواستیں اس قسم کی موصول دفتر ہوئیں کہ جو بذریعہ وی پی کتاب بھیجنے کی محرک تھیں مگر جب درخواست کی تعمیل کی گئی تو بعض انکاری ہو کر واپس وی پی آئے بعد میں جو وجہ دریافت کی گئی تو بعض کا تو پتہ ہی نہ چلا کہ آیا یہ سائل کوئی دنیا کے قطعہ پر موجود بھی ہے یا نہیں اور بعض نے یہ عذر کیا کہ میں اپنے مکان پر موجود نہ تھا پیچھے سے واپس ہوا اور خود اگر اب محصول بھی دیدونگا اور کتاب بھی لے لونگا بعض نے اس کو ڈاکخانہ کی غلطی بتلایا چونکہ وی پی ٹکٹ کا محصول کتب خانہ میں پہلے ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس کا اثر یعنے نقصان کتب خانہ کے ذمہ ہی عائد ہوتا ہے اور صرف ایک پوسٹکارڈ کی تحریر پر ۲ کا ہرجانہ پیش آتا ہے اس لئے مہتمم کتب خانہ کو یہ انتظام کرنا لازم ہوا کہ وہ اس نقصان کا انسداد کرے۔ لہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ حقیقۃ الوحی کے طلبگاروں کو کتاب صرف اس صورت میں بھیجی جاویگی کہ پہلے بذریعہ ٹکٹ قیمت معہ خرچ رجسٹری کے جو للعہ ہے ارسال کرے یا نصف قیمت بھیجدے اور نصف قیمت کا وی پی بنام درخواست کنندہ روانہ کیا جاوے۔ یا کم از کم ۲؍ محصول وی پی کا بذریعہ ٹکٹ روانہ کرے۔ بغیر ان صورتوں کے کسی کو کتاب مذکور روانہ نہوگی یہ خریداروں کی بے اعتنائی اور لاپروائی سے عمل میں آیا ہے کہ پہلے درخواست کرکے پھر انکاری کرتے ہیں گویا ایک معمولی امر تصور کیا گیا۔

المشتہر مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس

نظم

جو قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور ۱۲ ستمبر کو پڑھی اور آپ نے پسند فرمائی۔

رباعیات

کوئی خوش ہے کہ میں ہوں صاحب اولاد بڑا
کوئی خوش ہے کہ میرے پاس ہے دولت اکمل
کوئی خوش ہے کہ میرا بھائیوں کا ہے جتھا
اور میں خوش کہ مرا قادر مطلق ہے خدا

بعض عیسے کے خدا ہونیکی کھاتے ہیں قسم
اور مجھے ناز کہ متبوع مرا اے اکملؔ
بعض نازاں ہیں کہ پیرو ہیں دیانند کے ہم
خاتم فیض رسالت ہے محمد صلعم

حنبلی، شافعی ہے مالکی حنفی ہے کوئی
احمدی ہوں بغلامی غلام احمد
رافضی خارجی ہے معتزلی ہے کوئی
نقشبندی ہے کوئی قادری چشتی ہے کوئی

گلدستۂ اکمل

چن لے نگاہِ شوق تو دارالامان کے پھول
دارالامان کے پھول کہ جنت نشان کے پھول

ہم باغ باغ ہیں کہ خزاں کا خطر نہیں
ہاں ہاں سدا بہار ہیں اس بوستان کے پھول

خوشبو سے ان کی میرا معطر دماغ ہے
کوئی دکھائے مجھ کو ہیں ایسے کہاں کے پھول

اے عندلیب! پھول نہ اس فانی پھول پر
آمیں تجھے دکھاؤں بقا کے مکان کے پھول

لے جاؤ میرے دوستو! بھر بھر کے جھولیاں
وقت سخن جو جھڑتے ہیں شاخ زباں کے پھول

شاخ قلم ہی لائے گی پھل باغ دہر میں
اب ہو چکے وہ۔ موسم تیغ وسنان کے پھول

بادِ خزانِ موت سے۔ غفلت شعار قوم!
مرجھائے جاتے ہیں ترے ہندوستان کے پھول

کچھ کانٹے اپنی راہ کے مدفون خاک ہیں
گنگا میں کچھ بہائینگے اعدائے جان کے پھول

یہ آگ کس کی آہوں نے یارب لگائی ہے
بس جل کے خاک رہ گئے ہر خاندان کے پھول

جو باغ ہے بہار پہ احمد کا باغ ہے
ہیں ہر طرف کھلے ہوئے اس میں نشان کے پھول

چشمک زنی ستاروں سے کرتے ہیں رات دن
رنگت میں نکلے شوخ تری عز و شان کے پھول

جو آگیا چمن میں ترے اے خلیلِ وقت
اس نار میں وہی تو چنے گا امان کے پھول

جو آیا بوستانِ ارادت میں شوق سے
چننے اسے پڑیں گے ضرور امتحان کے پھول

ذرے جو تیری خاکِ قدم کے ہیں اے مسیح
وہ اڑ کے جا بنے چمنِ آسمان کے پھول

جو مٹ گئے ہیں تیری محبت میں اے حبیب
مٹی سے نکلے بن کے وہی لامکان کے پھول

اس کشت زارِ دل میں جو الفت کا بیج تھا
وہ لایا بن کے پودہ کسی مدح خوان کے پھول

کہتے ہیں شاخ آہ تو رہتی ہے بے ثمر
دیکھو لگے ہوئے ہیں اسی میں فغان کے پھول

کس رشکِ گل کی یاد میں نکلے ہیں میرے اشک
جو بن گئے نکلتے ہی باغِ جنان کے پھول

کانٹا ہوا ہے جسم مرا سوکھ سوکھ کے
یارب کبھی چنونگا میں تاب و توان کے پھول

اے باغبانِ باغ نبوت! قبول کر
خادم ترا جو لایا ہے یہ ارمغان کے پھول

کچھ دامنِ بیان ہی کوتاہ و تنگ ہے
ورنہ تھے بیشمار میری داستان کے پھول

یہ ہار ہوں گلے میں ہمارے حبیب کے
اکملؔ نے جو کھلائے ہیں اپنے بیان کے پھول

کیوں دیر لگی آنے میں کیا حال کہوں ❊ گردش قسمت کہوں یا شامت اعمال کہوں
ہجراں میں گذارے ہیں جو دن اے اکملؔ ❊ میں انکو مہینے کہوں یا سال کہوں

وہ دن بھی تھے جب پیتے تھے ہم جام وصال ❊ مخمور مئے وصل سے پھرتے تھے نہال
ڈالی ہے نصیبے نے جو طرح فرقت ❊ ما در چہ خیالیم فلک در چہ خیال

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں پوری ہو گئیں

کیا ہی مبارک تھا۔ وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمدؐ کی مبارک رُوح اسی لیئے دنیا مین آئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کر کے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے

۱۔ سب سے اول نشان یہ تھا۔ کہ مبارک احمدؐ کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی وحی مین پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء مین کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمدؐ پیدا ہوا تھا

(۲) ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ ام الصبیان ہوا اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان مین دعا مین مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہوگیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا اور وہ زندہ ہوگیا۔ (حضرت عیسیٰ کے معجزات احیائے موتی بھی اسی قسم کے تھے)

(۳) اگست گذشتہ مین مبارک احمدؐ تپ شدید سے سخت بیمار ہوگیا تھا یہان تک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچتی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور مرنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہوکر نومیدی کیحالت ہوچکی تھی ایسی حالت مین الہام ہوا۔ کہ نُو دن کا بخار ٹوٹ گیا یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹۔ اگست مین قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰۔ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہوکر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا۔ اور لڑکے نے خود کہا کہ مین بالکل تندرست ہون اور کھیلنا شروع کیا

(۴) اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک اور فرمودہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسری مرض سے مبارک احمدؐ پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے موہنہ کی باتین ساری پوری ہو جائین اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے کہ مبارک احمدؐ کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الٰہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہوکر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ مین حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ مین کر دی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہین اور وہ یہ ہے "مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ مین تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دیگئی اور پھر اس وقت دیگئی کہ جب اس کے پیدا ہونے مین قریباً دو مہینہ باقی رہتے تھے۔ اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا اِنّی اسقط من اللّٰہ واصیبہ۔ یعنی مین خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہون اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا۔ مینے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ **جلد فوت ہوجائیگا** اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں مین سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے" چنانچہ اسی ارادہ آلٰہی کے موافق مبارک احمدؐ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا۔ اور مقبرہ بہشتی مین دفن کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ ایک خورد سال بچہ تھا جو چھوٹی عمر مین فوت ہوگیا۔ اگرچہ اور بھی کئی خورد سال بچے حضرت مسیح موعود کے خورد سالی مین فوت ہو چکے ہین مگر اس بچے کی عجیب سوانح قابل تذکرہ ہین کیونکہ وہ طرح طرح کے نشانون کا مجموعہ تہا۔ اس کی پیدائش کی بھی خدا نے خبر دی اور پھر یہ بھی خبر دی کہ وہ خورد سالی مین وفات پا جائیگا اور پھر یہ بھی خبر دی کہ اس کی پیدائش موجب ترقی اقبال ہوگی۔ چنانچہ اس کے پیدا ہونے کے بعد ہی ترقی شروع ہوئی اور کئی لاکھ انسان اس سلسلہ مین داخل ہوگیا اور خدا نے ہر ایک پہلو سے نصرت اور تائید کی اور اس کی وفات سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو دکھلایا کہ ہمارے مکان پر بکرہ ذبح کیا گیا ہے۔ جس کی تعبیر اس کی موت تھی اگرچہ ہر ایک انسان کسی بچہ کے فوت سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو غمگین ہوتا ہے۔ مگر یہ خدا کی رحمت اور اس کا فضل ہے کہ مبارک احمدؐ کی وفات سے حضرت مسیح موعود کو ایک پہلو سے خوشی ہوئی۔ کیونکہ جیسی کہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ چھوٹی عمر مین فوت ہو جائیگا وہ نشان ظاہر ہوگیا۔ پس اس کی خورد سالی کی موت بھی اسلام کی نصرت اور تائید کا موجب ہوئی اور یہی وہ امر ہے جو حضرت مسیح موعود کے لیئے خوشی کا موجب ہوا اس بچہ سے بچپن کی حالت مین بعض خوارق بھی ظاہر ہوئے تھے چنانچہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء سے پہلے وہ بار بار کہا کرتا تھا کہ زمین ہل گئی زمین ہل گئی۔ آخر وہ زلزلہ آیا۔ جس کی اس ملک مین نظیر نہین پائی جاتی تھی اور موت کے قریب اس نے حضرت مسیح موعود کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین بڑی محبت سے لیا اور ہاتھ سے ہاتھ ملایا۔ گویا آخری ملاقات کی اور علاج کرنے والون کو علاج سے منع کر کے کہا کہ اب مجھے نیند آگئی ہے اور جب دیکھا تو وفات پا چکا تھا۔ غرض کہ یہ لڑکا کیا بوجہ پیدائش کے اور کیا بوجہ اپنی موت کے اور کیا بوجہ ترقیات سلسلہ کے خدا کا ایک نشان تھا اور اس کی پیدائش سے کچھ دن پہلے حضرۃ مسیح موعود کو بطور اس کے قول کے یہ الہام ہوا کہ مین خدا کیطرف سے گرتا ہون اور خدا کے ہاتھ سے پیدا ہوتا ہون یعنی مین ناپاک جذبات سے مطہر اور فرشتون کی طرح ہون۔ پس چونکہ وہ مبارک تھا اس لیئے اس کا نام مبارک رکھا گیا تھا اور دنیا مین وہ محض نشان دکھلانے کے لیئے آیا تھا۔ اور جب وہ پیٹ مین تھا تو کسی نے خواب مین اس کی والدہ کو کہا کہ یہ لڑکا مبارک ہے اس کا نام دولت احمدؐ رکھو۔ مگر دوسرے الہام کے مطابق اس کا نام مبارک احمدؐ ہی رکھا گیا اور وہی نام زیادہ مشہور ہوگیا۔

(۵) اس مین شک نہین کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیان منائینگے لیکن ان کی خوشیان منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آج سے پندرہ (۱۵) ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی۔ کہ اس لڑکے کے فوت ہونے پر دشمنون کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا۔ مگر جس قدر وہ خوشی کرینگے اسی قدر اپنے ہاتھون سے اس پیشگوئی کو پورا کرینگے اور اس بارہ مین چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل مین درج کی جاتی ہین۔ ایک وہ الہام ہے جو.....

"الہام الٰہی۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔ وتلک الایام نداولہا بین الناس دیکھو بدر مورخہ ۲۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ یعنی کوئی ایسا امر رنجدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائیگا اور وہ امر رنجدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اس مین کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگون مین پھیرا کرتے ہین بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہین۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کے عہد مین بدر کی لڑائی مین ہوا.... پھر دوسری مرتبہ جنگ اُحد مین

کفار کی خوشی کی نوبت آئی - یعنی جنگ اُحد کی لڑائی میں ... اک شہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آنحضرت صلعم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہُوا - اور اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے یہ خیال ہی آیا - کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی - تب ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا - جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے - کہ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس - یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دُکھ اور تکلیف پہنچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی - اور ایسا ہی دکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا ..... اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے - جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلا مومنوں کے لئے پیش آ جاتا ہے - جو کافر اسے خوشی کے اچھلنے پڑتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے - کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں - اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولہا بین الناس - ان کو بھی کچھ خوشی پہونچائی جائے - سو اس الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائیگا

...... مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالیٰ پیش گوئی کے طور پر فرماتا ہے - کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہو گا - جو کسیقدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہو جائیگا .... مرزا غلام احمدؐ مسیح موعود - ۲۹ر اپریل ۱۹۰۶ء

(۶) ۷ - مارچ ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں خدا تعالیٰ کی یہ وحی چھپی تھی - " انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا - تفہیم یہ ہوئی - کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا کہ معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا "

یہ وحی انہیں ایام میں چار دفعہ نازل ہوئی تھی اور اب پوری ہوئی ہے

(۷) ۲ - مارچ ۱۹۰۶ء - کو ایک وحی آئی اہل بیت میں کسی کے متعلق نازل ہوئی تھی - کہ " ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر "

یہ وحی الٰہی بھی اس مصیبت عظمیٰ کی طرف اشارہ کرتی تھی (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

(۸) ۱۹ - مارچ ۱۹۰۷ء - کو ایک رویا حضرت مسیح موعود کو ہوا تھا - جو مفصلہ ذیل الفاظ میں ۲۱ - مارچ کے اخبار میں شائع ہوا تھا - خواب میں میں نے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے - کہ میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے - اس پر میں نے ان کو جواب میں یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے - یہ الہام بھی اب پورا ہُوا ہے - کیونکہ اپنے نو سالہ جوان پیارے لڑکے کے مرنے پر حضرت ام المومنین نے عام عورتوں کی طرح کوئی جزع فزع نہیں کی - نہ کوئی چیخنا چلانا ہوا بلکہ " انا للہ وانا الیہ راجعون " کہہ کر خدا کی تقدیر پر بالکل صبر کیا - اور نہایت حوصلہ کے ساتھ اس مصیبت کو خدا کی رضا کے لئے برداشت کیا -

(۹) ۴ - اپریل ۱۹۰۷ء کو تین الہامات حضرت مسیح کو ہوئے تھے - (۱) لائف آف پین - یعنی تلخ زندگی - ۲ - یا اللہ رحم کر - ۳ - انی مع اللہ فی کل حالٍ - یعنے میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں - اس میں اُس صبر اور شکر کی طرف اشارہ ہے جو بعد وفات مبارک احمدؐ آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے -

(۱۰) ۱۴ - ستمبر ۱۹۰۷ء کو دوسرے مرض کے وقت حضرت کو الہام ہوا تھا -

لا علاج ولا یحفظ

جو دو دن بعد پورا ہو گیا -

...

(۱۱) مبارک احمد کی وفات سے چند روز پہلے حضرت مسیح موعود نے خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے میاں مبارک احمد اس میں داخل ہُوا اور غرق ہو گیا بہت تلاش کیا گیا - مگر کچھ پتہ نہیں ملا - پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہُوا ہے

(۱۲) مبارک احمد کی وفات سے پہلے صبح حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا - یوم تاتی السماء بدخانٍ مبین - آپ نے اسی وقت سمجھ لیا تھا - کہ کوئی ایسا امر ظاہر ہونیوالا ہے جو جماعت کے لئے موجب پریشانی ہوگا -

(۱۳) - ۲۰ - جولائی ۱۹۰۷ء - کو حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک برات بن گئی ہے ان ایام میں حضرت مولوی نور الدین صاحب علیل تھے - چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا مگر دراصل اس سے مراد وفات میاں مبارک احمد ہی تھی - یہ رویا حضرت نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین اور ڈاکٹر ستار شاہ صاحب اور نواب محمد علیخان صاحب کو سنایا تھا -

مبارک احمد نہایت حلیم طبع بچہ تھا - کج خلقی اس کی طبیعت میں نہ تھی - ایام بیماری میں ہر ایک تلخ سے تلخ دوا کو اس نے بخوشی خود ہی پی لیا تھا اور اردو پڑھنا لکھنا بھی سیکھ گیا تھا - ایام بیماری میں بھی ذرا طبیعت اچھی ہوتی - تو کتاب لے بیٹھتا - باغ جانے کی بہت خواہش رکھتا تھا - سو خدا نے جلد باغ میں پہنچا دیا - آخر تک ہوش قائم رہا - جس صبح کو وفات ہوئی - اس سے پہلے رات کو کئی بار حضرت کو بلایا اور آپ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکر مصافحہ کیا - گویا آخری ملاقات کی - اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے - حضرت نے خود جنازہ پڑھایا -

(۱۴) - تخمیناً اگست میں حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی میں قبر کھدواتے ہیں - سو ایسا ہی ظہور میں آیا -

---

خدا کی تازہ وحی

---

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء بوقت شام

انا نبشرک بغلامٍ حلیم

ترجمہ - ہم تجھے ایک حلم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں -

۱۸ - ستمبر ۱۹۰۷ء - رویا - فرمایا - چند روز ہوئے - میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مرتدین میں داخل ہو گیا ہے میں اس کے پاس گیا وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے - میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہُوا - اُس نے کہا کہ مصلحت وقت ہے -

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کا ایک تازہ خط

ڈاکٹر صاحب کو ان کے عزیز نے کسی دوست کی تحریک سے ایک خط لکھا تھا۔ جس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب باوجود بے عمل ہونے کے اور بالخصوص نمازوں سے لاپرواہی کرنے کے (جیسا کہ بعض معتبر خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب بعض نمازیں عمداً نہیں پڑھتے) کس طرح مسیح یا مرسل ہو سکتے ہیں) اور یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ کی وفات کے متعلق ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کے سبب سے مُلّاں لوگ جوش کھا کر سلسلہ احمدیہ کے ممبروں پر کفر کا فتوے لگا دیتے ہیں اور نیز ڈاکٹر صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے متعلق جو چودہ ماہ والی پیشگوئی شائع کی ہے۔ آیا اس میں کوئی تاویل کی گنجائش نہیں ان باتوں کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جو خط لکھا ہے۔ اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط میں ڈاکٹر صاحب نے بغیر ضرورت پھر حضرت اقدس کے حق میں ناپاک الفاظ لکھ کر اپنے خبیث باطن کا اظہار کیا ہے کیونکہ یہ اُن کی غذا ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہر خط اور ہر مضمون میں ان الفاظ کو دُہرانے کے بغیر وہ نہیں رہ سکتے۔ بہر حال وہ سارا خط اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

عزیز من! السلام علیکم۔ ۱۔ بے عمل انسان بیشک مسیح یا مرسل نہیں ہو سکتا۔ جس کو خداوند عالم برگزیدہ کرتا ہے اس میں ضرور کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور اس کے عمل قابل قدر ہوتے ہیں۔ مگر یہ لازمی نہیں کہ کبھی اوس سے کوئی قصور یا گناہ نہ ہوا ہو۔ ہاں خداوند عالم اپنی شان کے مطابق غفار و ستار بھی ہے اور رحیم بھی۔ وہ بہت سے گناہوں کو بخشدیتا ہے اور بہت قصوروں کو معاف فرما دیتا ہے اور اپنے انتہائے کرم اور رحم اور عفو سے بعض عملوں کی ایسی قدر کرتا ہے۔ کہ ان کے مقابلہ پر ایک مومن بندہ کے گناہوں پر مطلق نظر نہیں فرماتا۔ اوس کا ارشاد ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اس کا عام قانون ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیّات۔ اس نے خود فرمایا ہے۔ ویعفوا عن کثیر

(۲) یہ بھی صحیح ہے۔ کہ مجھ سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور بہت قصور ہوتے ہیں ساتھ ہی یہ بھی واقعی امر ہے کہ خداوند عالم نے اپنے کمال فضل اور کرم اور عفو سے مجھے محبت آمیز کلمات میں یاد فرمایا ہے اور میری غلط کاریوں سے درگذر فرمایا ہے۔

۳۔ مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا اور کوئی شخص مطلق معصوم نہیں۔

(۴)۔ آدم علیہم السلام کی دعا ہے۔ ربنا اننا ظلمنا انفسنا فان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین اس میں آدمؑ کا اقرار بھی ہے کہ اے ہمارے ربّ ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ ساتھ ہی وہ برگزیدہ خدا اور خلیفۃ اللہ اور رسول بھی ہے۔ یونس علیہ السلام کا قول ہے۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ خود آپ کا اقرار ہے۔ کہ میں ظالموں میں سے تھا۔ باوجود اس اقرار کے وہ برگزیدہ خدا اور نبی و رسول ہیں:۔

پس جب انبیاء علیہم السلام کی یہ حالت ہے جو معصوم ہیں تو میرا یہ اقرار کرنا کہ میں ایک بے عمل اور بدعمل انسان ہوں۔ فضل ایزدی کا منافی کیسے ہو سکتا ہے۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض مناسبتوں اور عملوں کی وجہ سے اللہ کریم ان کے نام محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح۔ مرسل رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ رکھدیتا ہے جنہیں فلاح دارین کی بشارت ہوتی ہے۔ حقیقی طور پر کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں مثیلی طور پر ہمیشہ ہو سکتے ہیں۔

(۵) مسیح علیہ السلام جو رسول اللہ تھے۔ وہ بیشک فوت ہو چکے ہیں۔

(۶) آنے والا جو مسیح ہے اس کی نسبت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں کہ وہ کون ہے اور کب آئیگا۔ لیکن مرزا جیسا کذاب۔ عیار۔ خائن۔ بد عہد۔ مصرف[1]۔ بدخلق کینہ توز۔ خود پرست۔ آرام طلب۔ خدا اور اعمال کو اپنے مطلب کے لئے بتلانے والا۔ فطرت اللہ کو لعنت قرار دینے والا انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والا۔ تمام مواحد خدا پرستوں کو مباہلہ کے واسطے بلانے والا۔ تمام ذاکرین و عابدین پر لعنت برسانے والا۔ تمام مسلمانوں کا جانی دشمن اور دنیا کی تباہی میں عید منانے والا۔ امام نہیں ہو سکتا۔

(۷) چودہ ماہ والی پیشگوئی میں کوئی تاویل نہیں صاف الفاظ میں کوئی گولائی نہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ نقطہ بنقطہ پوری ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی دجالی فتنہ پاش پاش ہو جائیگا۔

(۸) کانا دجال! اغلباً دو ہفتہ تک طیار ہو جائیگا۔

والسلام۔

خاکسار عبد الحکیم خان۔ پٹیالہ۔ ۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

اب دیکھئے۔ اس خط کو پڑھ کر ہمارے مخالف مولوی صاحبان ڈاکٹر کے بارے میں کیا فتوے دیتے ہیں۔ کیونکہ جس مسئلہ پر حضرت اقدس کے دعوی کی بنا ہے۔ اس کو تو وہ بھی مانتے ہیں۔ حالانکہ ان مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حیات مسیح پر اجماع ہو چکا ہے نہ صرف اجماع بلکہ قرآن و حدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ پس کتاب و سنت و اجماع کی مخالفت کرنے والا ان مولویوں کے نزدیک کس سلوک کا مستحق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس اظہار سے ایک اور بات بھی ثابت ہو گئی وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تعلیم جس پر ان کے دعوی کی بنا ہے اس سے ابھی تک ڈاکٹر نے ارتداد نہیں کیا۔ پس صحیح ثابت ہوا۔ وہ جو ہرقل شاہ روم نے پوچھا تھا۔ کیا اس کی تعلیم کو برا سمجھ کر اس سے کوئی مرتد ہوتا ہے۔ تو جواب دیا گیا کہ نہیں۔

ایک طرف انبیاء علیہم السلام کو معصوم ٹھہرانا دوسری طرف محض آیات کے ایسے معنے کرنے جن سے ان کا گنہگار ہونا ثابت ہو۔ ڈاکٹر کے دلی عقیدہ کو ظاہر کر رہا ہے۔ یہ ابتدا ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مبارک — سید عبد الرحیم صاحب سیالکوٹی کا نکاح منشی عبد الرحمان صاحب کپورتھلوی کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مبارک کرے کیا اچھی بات ہے کہ ہمارے احباب آپس میں رشتے کیا کریں:۔

[1] ڈاکٹر صاحب نے خود ہی یہ لفظ ص کے ساتھ لکھا ہے۔ ویسا ہی نقل کیا گیا:۔

کتاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان)

طلاق فرمایا جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ بُرا خدا اور اس کے رسُول نے طلاق کو قرار دیا ہے اور یہ صرف ایسے موقعوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ جبکہ اشد ضرورت ہو جیسا کہ خدا تعالےٰ نے جو رب ہے کہ سانپوں اور بچھوؤں کے لئے خوراک مہیا کی ہے ویسا ہی ایسے انسانوں کے لئے جن کی حالتیں بہت گری ہوئی ہیں اور جو اپنے اُوپر قابو نہیں رکھ سکتے۔ طلاق کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ کہ وہ اس طرح ان آفات اور مصیبتوں سے بچ جاویں جو طلاق کے نہونے کی صورت میں پیش آئیں یا بعض اوقات دوسرے لوگوں کو بھی ایسی صورتیں پیش آجاتی ہیں اور ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا پس اسلام نے جو کہ تمام مسائل پر حاوی ہے یہ مسئلہ طلاق کا بھی دکھلایا ہے اور ساتھ ہی اس کو مکروہ بھی قرار دیا ہی

رزق فرمایا۔ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنیوالے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے۔ میں اس کیلئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے۔ کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

بیوی پر ظلم ایک صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا اُن کے مجھ کو بہت سے خطوط آئے ہیں کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور بہت کمزور ہو گیا ہوں یہاں تک کہ میں اپنا کام بھی اچھی طرح نہیں کر سکتا اور اس لئے مجبوراً مجھے ایک لمبی رخصت لینی پڑے گی۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ظلم کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے وہ اپنی پہلی بیوی پر بہت کچھ سختی کرتے ہیں اور یہ کام خدا کو ناپسند ہے۔ بہت دفعہ مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے ان کو نصیحت کی ہے مگر وہ سمجھتے نہیں۔ میں نے کتنا ہی کئی دفعہ ان کو جتایا ہے۔ مگر اونہوں نے کوئی خیال نہیں کیا مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ وہ کسی دن اپنے کام سے پچھتائیں اور میری بات کو سمجھیں۔

ایک آیت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت اقدس خلیفۃ اللہ و رسول اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد۔ عرض چنان است کہ در معنائی این آیۃ شریف کہ در سورۂ واقعہ است والسابقون السابقون ۝ اولٰئک المقربون ۝ فی جنّٰت النعیم۔ ثلّۃ من الاولین۔ وقلیل من الاٰخرین۔ کہ مردم مے گویند کہ مقربین گروہ ہستند از اولین کہ صحابہؓ محمدؐ رسول اللہ ہستند و مقربین اندک ہستند از آخرین کہ صحابہؓ مسیح موعود ہستند این معنیٰ در نزد مایان درست نیست۔ بلکہ صحیح این است کہ مقربین در اولین صحابہؓ بسیار ہستند و در آخرین صحابہؓ اندک ہستند و الیضا در جماعت احمدیہ در مدت اول کہ در بیعت داخل ہستند در آن مقربین بسیار ہستند و آن کسان کہ در بیعت آخرین باشند در آن مقربین کم ہستند و معنائی اول ازین سبب درست نیست کہ از سورہ فاتحہ مخالف است چراکہ این ہم یک عظیم نعمت است کہ در اتباع مسیح موعود مقربین بسیار باشند ہمان مقدار کہ در صحابہؓ بودند پس این نعمت بہ مسیح موعود چرا دادہ نشدہ است و از حدیث شریف نیز مخالف است کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ مثال امت من مثل باران است۔ معلوم نمے شود کہ اولش خیر است یا آخر آن و دیگر اینکہ ازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ معنیٰ اول درست نیست۔ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان الخ سورۃ التوبۃ پ ۱۱ و ازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ درست نیست۔ واٰخرین منہم الخ سورۃ الجمعۃ پ ۲۸ الغرض درین امر فیصلہ مے خواہم۔ دیگر اینکہ دعائے جامع میخواہم کہ در حق مایان عاجزان مرحمت فرمودہ شود۔

العارض

عبد الستار و غلام محمد افغان از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

این عاجز از صبح بیمار است اسہال و پیچش است ازین باعث درین امر زیادہ نتوانم نوشت حق الامر این است کہ در آیۃ ثلّۃ من الاولین وقلیل من الاٰخرین آن واقعہ است کہ در آن زمان بہ ظہور آمدہ و مراد این است کہ آنانکہ در اول حالت اسلام باوجود قلت جماعت و صدہا مصائب و شدائد داخل اسلام شدند و از ہمہ نوع مصیبت ہا دیدند و صدق و وفا خود ظاہر نمودند و جان ہائی خود درین راہ دادند یا برای دادن طیار شدند آن گروہ مقربین است لیکن باین صورت اخلاص آنان را کم میسر آمدہ کہ در حالت فتح و نصرت اسلام و خاتمہ مصائب داخل اسلام شدند پس ازیشان مقربان کم ہستند و ہمین قاعدہ بزمانہ مسیح عائد مے شود۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مرزا غلام احمدؐ

شعلۂ آسمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بمورخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء بوقت صبح صادق خیط ابیض روشن ہوا تھا کہ ایک تارہ گرا جو شمال جنوب کو دور تک چلا گیا۔ اخیر پر جنوب و مغرب کو رُخ ہو گیا۔ پہلی سُرخ رنگ تھا قریباً نصف مسافت طے ہو چکنے پر سبز رنگ ہو گیا۔ روشن اس قدر تھا کہ بدر تو نہیں مگر دسویں رات کی چاند سے کم روشن نہ تھا الحمد للہ کہ ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوا اگر اندھے مخالف نخواہ اس بیت کا مصداق بنا گیا۔ ؎

کیا کیا نشان مہدی نہ آیا ظہور میں
تقلید نے مگر انہیں اندھا بنا دیا

خاکسار نابکار علی محمد احمدی ڈنگوی

۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ حضرت امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج واقعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء علی الصبح خاکسار وضو کرنے لگا تو دیکھا کہ ایک ستارہ یا شعلہ جو شمال سے جنوب کیطرف جا کر ہنوز زمین سے اونچا تھا کہ غائب ہو گیا۔ پھر اچانک ہیبتناک آواز گولے کی سنی پھر گرج پڑ گئی جو تھوڑی دیر رہی روشنی ستارہ کی معمولی نہ تھی۔ کچھ عجیب رنگ تھا۔ یہ نشان بہت لوگوں نے دیکھا ہے۔ خدا منکروں کو ہدایت دیوے۔

مین احمدی کیون ہوا

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا خط اور اس کا جواب

نقل خط مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی | مُحبی منشی بقا محمد صاحب

بعد سلام مسنون واضح ہو۔ اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء مین بزیر عنوان "سلسلہ حقہ کے نئے ممبر" آپ کا نام بھی درج شدہ دیکھا۔ حیران ہوا۔ کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کے مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف مین کیا لطف ملتا ہے۔ اول تو مجھے اس خبر کی صحت مین شک ہے۔ دوم اگر سچی بھی ہے تو آپ گرمیون کی رخصتون مین سیالکوٹ مین آکر مجھے ملاقات کر جاوین۔ مین نے آپ کو یہ خط محض للہی محبت کے تقاضے سے لکھا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ طلب حق کی خاطر اس عرض کو منظور فرماوین گے۔ آپ کا خیر خواہ

خاکپائے محمد ابراہیم۔ ایڈیٹر رسالہ الہادی

مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۷ء

جواب منجانب بقا محمد مدرس بھوچال کلان | مکرمی مولوی صاحب! السلام علیکم و

رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا نوازش نامہ پہونچا۔ کئی ایک وجوہات سے جواب سے قاصر رہا "آپ نے لکھا ہے کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کی مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف مین کیا لطف ملتا ہے" کیونکہ آپ فرماتے ہین کہ مین نے آپ کا نام اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷ جولائی مین بزیر عنوان سلسلہ حقہ کے نئے ممبر آپ کا نام بھی درج شدہ دیکھا۔ الحمد للہ و شکر اللہ۔ بندہ اس نعمتِ غیر مترقبہ کا شکر کس زبان سے ادا کرے۔ بندہ کو وہ لفظ نہین ملتے جس سے ایسی نعمت کا شکریہ ادا کرون ؎

بھر گیا ہے گل امید سے دامن اپنا
باغبان مبارک رہے تجھے گلشن اپنا

آگے چلکر بندہ کو سیالکوٹ مین ملاقات کے واسطے مدعو کرتے ہین۔ وہ کس واسطے صرف اسی واسطے کہ حضرت مرزا صاحب کی غلامی سے جس کو نیازمند ایک فخر کے نگاہ سے خیال کرتا ہے۔ ہٹایا جاوے۔ خداوند کریم اپنے عاجز اور کمزور انسان پر رحم کرے۔ آمین۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب۔ مولوی صاحب آپ ایک جید عالم فاضل ہو کر کیا اس بات کا یقین کر سکتے ہین کہ اگر کسی شخص کو حق اور باطل کا امتیاز خداوند کریم سمجھا دیوے۔ تو کیا وہ حق کی پیروی چھوڑ کر باطل کی طرف رجوع کر سکتا ہے جس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہین ہو سکتا ورنہ آیت قرآن ولا تتبع اہوائہم عما جاءک من الحق کے برخلاف عمل کیا جس کی سزا سوائے جہنم کے اور کچھ نہین۔ اب بندہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا لب لباب آپ کی خدمت مین پیش کرتا ہے اور انصاف چاہتا ہے۔ کہ کیا وہ تعلیم حق ہے یا نہین اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہین۔ اور انسان کی پیروی کے لئے ذریعہ نجات ہے یا نہین۔ پھر ان کی تعلیم کے برخلاف آپ وہ تعلیم بیان کرین۔ جس پر انسان چل کر نجات حاصل کر سکے پھر بندہ سیالکوٹ آپ کی خدمت مین ضرور حاضر ہو جائیگا۔ اب نیازمند حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا لب لباب بیان کرتا ہے۔ اور انصاف آپ سے ہی چاہتا ہے۔ وہو ہذا۔

(چونکہ شرائط بیعت اخبار بدر کے ٹائیٹل پیج پر لکھے ہوئے ہین اس واسطے اس جگہ نقل نہین کئے گئے۔ ایڈیٹر)

مولوی صاحب یہ ہے ہمارے سچے مسیح موعود کی تعلیم کا لب لباب اور خلاصہ۔ اب بتائین کہ کیا کوئی ایسا امر جس کا حکم قرآن مجید یا حدیث صحیحہ مین ہے اور اس کے بجا لانے کی تاکید نہ ہو یا ایسی نواہی جس کے ترک کا حکم ہو اور ترک کی تاکید نہو۔ ضروری بتائین اور یہ بھی بتائین کہ واقعی یہ تعلیم حق تعلیم ہے۔ یا نہین اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہین اور اس پر کامل پیروی کرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے یا نہین اور اگر یہ تعلیم سچی نہین تو پھر آپ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے یا اس سے بڑھکر اور بتائین اور اگر یہ تعلیم سچی ہے تو مسیح موعود کے دعوے مین سر مو شک نہین۔ ہر ایک سلیم الفطرت اور سلیم الطبع آدمی جو قرآن مجید کے اصول سے واقف ہے ایسی تعلیم کو دیکھ کر ضرور نتیجہ نکالیگا کہ واقعی اسی تعلیم کی بنا پر نبی اور مامور مبعوث ہوتے۔ اور سب ایک ہی دین کی تبلیغ کے رسول تھے۔ قرآن مجید مین خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک۔ یعنی یہی کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور یہی انسانی زندگی کا مدعا ہے اور خداوند تعالیٰ اسی غرض کے لئے اپنے فرستادون کو اپنے اپنے موقعون پر مبعوث فرماتا رہا ہے۔ بشیر اور نذیر کر کے اور ان سب کی اسی ایک دین اسلام کی تبلیغ کی تاکید ہوتی رہی ہے تو اب جب خداوند کریم نے اپنے مامور کو تین تشانون کے ساتھ مناسب موقعہ پر مبعوث فرمایا ہے اور ان کی تعلیم کا لب لباب بھی عرض کر دیا ہے۔ کیون نہ ان کی بیعت کی جاوے۔ کیونکہ خداوند کریم کا حکم ہے۔ کہ اس کی معرفت کے واسطے وسیلہ تلاش کرو۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون۔ اور قرآن مجید کے اصولون کے جاننے والون سے پوشیدہ نہین۔ کہ ابتدا سے جب ایک نبی کے فوت ہونے کے بعد آسمانی کتاب مین تحریف اور ادل بدل ہوا۔ اور خداوند تعالیٰ کی آیتون کی تکذیب ہونے لگی تو خداوند کریم نے ایک اور نبی کو اپنی توحید کے پھیلانے کے واسطے مبعوث فرمایا جو پہلے نبیون کی تصدیق کرتا رہا اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جو نبی تھے وہ تو علیحدہ علیحدہ قوم کے واسطے تھے۔ اور ہمارے سید عالم حضرت رسول الکریم کل جہان کے واسطے آئے ہین۔ ان کے بعد کوئی نبی ایسا نہین آئیگا جس پر قرآن مجید کے احکام کے بغیر کسی اور شریعت کا حکم ہو۔ ہرگز نہین۔ بلکہ اسی دین اسلام کی جس کی تکمیل تبلیغ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔ اشاعت اسلام کے واسطے مجدد یا امام مبعوث ہوتے رہے ہین۔ جیسا کہ ہر صدی کے اخیر پر ایک مجدد ہوتا رہا ہے۔ اور چونکہ آجکل بھی امام یا مجدد کی ضرورت تھی۔ اسی واسطے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ایک امام الزمان جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ مبعوث فرمایا۔ جو بین دلایل اور نشانات کے ساتھ پیدا ہوئے ہین۔ کیونکہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے۔ جس مین مسلمانون کے کئی ایک فرقے ہو گئے ہین اور ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری قرار دیتا ہے۔ کیون مولوی صاحب یہ بات درست ہے یا نہین آپ کے عقیدے کے مطابق جو مہدی پیدا ہو گا اس کی یہی تعلیم ہوگی جو مین نے امام مہدی معہود کی بیان کی ہے یا اس کے برخلاف۔ قال اللہ و قال الرسول کو دستور العمل

قرار دیتے ہیں اور قرآن مجید کی حکومت کو بکلی اپنے آپ پر اختیار کرتے ہیں اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں اگر ایک شخص کو آپ گمراہ کہہ سکتے ہیں۔ تو بےشک ہمیں ہمیں قال اللہ قال الرسول سے غرض اور مطلب ہے اور قرآن مجید کی حکومت کا اختیار کرنا مطلب ہے۔ ہمیں ایسے مسیح یا مہدی کی ضرورت نہیں۔ جو جنگلوں میں خنزیروں کو قتل کرنے کے واسطے آویں گے اور صلیب کو توڑینگے ہمیں اسی تعلیم کی ضرورت ہے۔ جو امام الزمان موجودہ نے ظاہر کی ہے اور یہی قرآنی احکام کی اصل غرض ہے اور بس۔ باقی دس شرائط پر جو کچھ تحریر کیا ہے۔ اپنے نظر انصاف اور کامل غور سے اور دل کو تعصب اور عناد کے خیالات سے پاک رکھ کر جواب دیں کہ یہ شرائط اسلامی تعلیم کی ہیں یا نہیں تو تردید کر کے سرفراز کریں۔ بندہ کو صرف منعم علیہ گروہ کی تعلیم درکار ہے اور اسی کو میں نے حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے حاصل کیا اور مزید کوشش کر رہا ہے۔ آپنے اخیر پر لکھا ہے۔ کہ میں نے محض للہی محبت کے تقاضا پر خط لکھا ہے۔ بیشک درست ہے۔ لیکن جب تک تے گذشتہ استفسار کا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور مندرجہ ذیل سوالات کا کافی جواب نہ دیں گے۔ تو آپ کا کوئی حق نہیں۔ کہ بندہ کو وہاں طلب کریں اور محبت للہی کا دم بھریں۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں اللہ تبارک تعالیٰ نے کونسا معیار قائم کیا ہے۔ جس پر صادق وکاذب کو پرکھ سکتے ہیں قرآنی معیار پر حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق مدلل بحث کی جاوے۔ جن ادلہ قاہرہ کے رو سے آپنے قرآن کریم کو اور رسول کریم کو سچا مانا ہے۔ کیا وہی دلائل مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق کیواسطے مکتفی ہیں یا نہیں؟ جواب مدلل ؛۔

(۲) قرآن مجید میں مفتری کے واسطے نصرت اور کامیابی کے وعدے مولا کریم نے دئے ہیں یا نہیں؟ اگر دئے ہیں تو کہاں۔ نہیں تو مرزا صاحب کے ساتھ کیوں خدائے نصرت اور تائیدات غیبی ہیں ؛۔

(۳) آیت لو تقول کے رو سے مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے یا نہیں۔ اگر مل سکتی ہے تو نظیر از قرآن یا احادیث صحیحہ نبویہ سے دی جاوے۔ اگر نہیں تو مرزا صاحب کو کیوں لمبی مہلت دیگئی ہے لیکن مدعی ایسا پیش کرنا جو مدعی نبوت اور مدعی وحی یا الہام ہو۔ اور عام مخلوقات میں الہام سناتا رہا ہو اور کامل یقین رکھ کر اسی پر قائم رہ کر اس کو لمبی مہلت دیگئی ہو۔

(۴) مسیح ناصری کے آنے کے واسطے دو صورتیں ہیں (۱) رسول ہو کر (۲) رسالت سے معزول (امتی ہو کر) صورت اول۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں رہ سکتے۔ بلکہ مسیح ناصری کو خاتم ماننا پڑتا ہے۔

بصورت ثانی۔ رسول کو امتی ماننا صفت ایمانی کے سخت خلاف ہے اور کفر ہے ہم کل رسولوں کی رسالت پر ایمان لائے ہیں۔ لانفرق بین احد من رسلہ ہر دو جہت سے مسیح کا آنا ممکن نہیں جواب با دلائل دیا جاوے۔

(۵) آیت اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پارہ ۳ اس کے متعلق یہ امور دریافت طلب ہیں۔

(۱) النبیین کے کیا معنے ہیں معہ نظیر (۲) میثاق کے کیا معنے ہیں اور اس جگہ نبیوں سے کب وعدہ لیا گیا اور صرف ارواح سے یا جسم مع الروح سے (۳) رسولوں سے نقض عہد ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا۔ تو جب خداوند کریم عالم الغیب تھا۔ کہ رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو جائیں گے اور رسول کریمؐ کے وقت کوئی زندہ نہ ہوگا۔ اور لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پر عمل نہ کر سکیں گے تو کیوں ان سے وعدہ لیا اور موقعہ نہ دیا۔ اور اگر مسیح ناصری ہی زندہ تھا۔ تو عظیم الشان نبی کریمؐ کے وقت کیوں باوجود حیات ہونے کے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پر عمل نہ کیا۔ اور خداوند کریم نے جب وعدہ لیا ہوا تھا تو کیوں اسی وقت نازل نہ کیا گیا (۴) جب رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو گئے۔ تو اخذ اللہ میثاق کے کیا معنے ہوئے۔

(۵) الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتاً کیا زندوں اور مردوں کے واسطے زمین کافی نہیں بےشک طالب حق ہو کر میرے اعتراضات کا جواب از ادلہ قرآن کریم وسنت رسول کریم احادیث صحیحہ نبویہ سے دیا جاوے۔ صرف مجھے حق کی ضرورت ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے۔ کسی خاص فرقہ سے انس ومحبت متعصبانہ نہیں۔ صرف احکام ربی کو سمجھنے اور اُن پر چلنے کی ضرورت ہے اور اسی کو قال اللہ وقال الرسول کہا جاتا ہے جس کا نمونہ آج کل مرزا صاحب ہیں اور بس۔ اور اسی وجہ سے قادیانی کی مریدی کا خیال آیا۔ رسالہ الہادی کی نسبت صرف اسی قدر عرض ہے۔ کہ آپکے رسالہ الہادی اور شہادت القرآن کی حیثیت بمقابلہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تشحیذ الاذہان اور تعلیم الاسلام کے ان لوگوں سے پوشیدہ نہیں جنہوں نے ان تینوں رسالوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ع

مشک آن است کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار گوید

آپکو اگر قرآن سے مس ہوتا۔ تو مسیح موعود کے مقابلہ میں کیوں الحمد شریف کی تفسیر نہ لکھی۔ جب علمائے ممالک مخاطب تھے۔ آپ کی عربی دانی مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ایک فقرہ کی نکتہ چینی سے معلوم ہو چکی ہے۔ جس کا مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے کافی جواب احادیث نبویہ اور لغات عربیہ سے دیا تھا۔ حضرت اقدس کی متحدیانہ کتب کا کیوں جواب تک نہیں دیا۔ ماسوا کے مخالف پر کبھی معارف قرآنی نہیں کھلتے۔ شہادت القرآن بمقابلہ تفسیر القرآن از درس حکیم الامۃ بالکل ہیچ ہے جواب کا منتظر خادم بقا محمدؐ مدرس

ضرورت نکاح

۸۔ مدد خان ملازم نواب محمدؐ علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو

۹۔ گمریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا وہ مجھ سے کریں۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ و۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی (امرتسر)

مجالس میلاد شریف

بڑے شہرون مین اکثر رواج ہے کہ مسلمان خاص خاص ایام مین میلاد رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مجلسین منعقد کرتے ہین ان مجلسون کا انعقاد بظاہر تو بلاشبہ ایک طرح کی دینداری اور عقیدہ کی دلیل ہے لیکن جب ہم ان مجالس کی ہیئت کذائی اور رسوم متعلقہ پر غائر نظر ڈالتے ہین تو لوگون کی بے روح مسلمانی پر سخت افسوس آتا ہے کیونکہ ان مین پرہیزگاری اور تقوی شعاری کی شان تو درکنار معمولی سنجیدگی و متانت بھی جو امور مذہبی کے لئے ازبس ضروری ہے بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔ نعت خوانون مین اکثر وہ نوجوان ہوتے ہین جن مین تقدس۔ اتقاء اور عشق رسول اللہ وغیرہ ضروریات کا تو کیا ذکر معمولی دینداری و خوش اطواری بھی مشتبہ ہوتی ہے۔ ہان خوش الحانی اور کچھ بانکپن البتہ دو ایسی چیزین ہین جو ان مین سے اکثرون مین پائی جاتی ہین مگر یہی نہیں بھیٹر بالون مین بھی لے جاسکتی ہین اور بعض کو بعض اوقات ان کی زیب و زینت کا باعث بنا بھی دیتی ہین پھر ایک اور اس سے بھی زیادہ شرمناک و قابل ملامت بدعت انہی حضرات کے حلقون مین یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نعتین مناجاتین اور بزرگان دین کی منقبتین ڈھولک سارنگی وغیرہ سازون کے ساتھ بھی مثل گیتون اور غزلون کے گائی جاتی ہین۔ مجالس میلاد مین شاید ایسا کم ہوتا ہو۔ یا بالکل ہی نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ ہمین اُن مین شریک ہونے کا شاذ و نادر ہی موقعہ ملا ہے۔ مگر اس مین کچھ شک نہین کہ ہر دو قسم کی مجالس کے شائق شرکا اور بانی قریب قریب ایک ہی مشرب کے لوگ ہوتے ہین جو عشقیہ غزلون اور ٹھمریون وغیرہ کو بھی اسی دلچسپی و ذوق سے سنتے اور پسند کرتے ہین جس سے کہ صوفی مذاق کی حقانی غزلیات قوالی اور نعتین وغیرہ کو۔ اب یہ کیسے غضب کی بات ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاکؐ کا نام اس بیہودگی و بے ادبی سے لیا اور سنا جائے اور سننے والون کو باوجود ادعائے عشق رسول اللہؐ کے اس بات کی مطلق پروا نہ ہو کہ نام لینے والے کون کیسے اور کس حالت مین ہین۔ اصل یہ ہے۔ کہ ان لوگون کو گانا سننے کا شوق ہوتا ہے۔ جسے کسی نہ کسی رنگ مین پورا کر لیتے ہین۔ ورنہ ان کے دلون مین خدا اور رسول اور بزرگان دین کی سچی محبت ہو۔ تو رندانہ یا جاہلانہ بیہودگیون اور بدعتون سے بچکر کیا سادگی اور خلوص سے اپنی پیاس نہین بجھا سکتے؟ ڈھول دھماکے۔ روشنی آرائش۔ تقسیم شیرینی۔ مراسیون کی طرح تال سُر اور لے بنا بنا کے گلا پھاڑنے مین کونسی دینداری کی شان نکلتی ہے کچھ شک نہین۔ کہ عام طبائع پر ان باتون کا زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن اگر مغز اسلام اور دینداری کی اصل روح سے لاپروا ہو کر میلان عوام کالانعام کے پاس کیا جائے۔ تو پھر اس قسم کی بدعات تو ہندو رون گرد و ارون مین کیا نہین ہوتین؟ مگر جب رسول کریم نے یہ باتین ہرگز نہین سکھائین۔ تو انہین اور ان کے دین متین کو کیون بدنام کیا جاتا ہے جو افسوس لوگ خدا اور رسول کی باتون کا اتنا بھی خیال نہین کرتے کہ جتنا اپنے رواج و رسم کے بدلنے سے ان کی حالت کا کرتے ہین اور بیچارے ایسی بیہودہ بدعات کو چھوڑین کس طرح؟ لے دے کے یہی پونجی تو ان کے پلے رہ گئی ہے جسے شان اسلام کہہ لین یا نشان دینداری۔ یہ تو عام مسلمانون کا حال ہے اور جو خاص خاص فرقے ان بدعتون سے بچے ہوئے ہین۔ اور بظاہر کسی حد تک دین کی باتون کے عامل اور ان سے باخبر ہین ان کی حالت بھی کچھ کم افسوسناک نہین یعنے ایک طرف تو وہ بجائے خود اکثر و بیشتر امور مذہبی مین مغز دین و منشاء اسلام سے غافل ہو کر ظاہری اور فروعی باتون پر قانع ہین اور انہی کی خاطر آپس مین کٹے مرتے ہین دوسرے ان مین اتنی غیرت و ہمت اور اخلاقی جرأت نہین۔ کہ باوجود دعائے اخوۃ کے اپنے دینی شریک بھائیون ہی کو جن کا ذکر اوپر ہوا خلاف شرع بدعتون اور بدراہیون سے بچانا کیا معنے روک ٹوک ہی کرین۔ غرض کہ آج کل کے مسلمانون کی حالت بھی بڑی ہی افسوسناک اور عبرت انگیز ہے۔ اگر یہی اسلام کے نام لیوا ہین تو یاد رکھین۔ کہ غیرت الٰہی انہین مواخذہ کو کبھی نہ چھوڑے گی۔ عادت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب ایک قوم خدائے پاک اور اس کے ہزارون برگزیدون کی عزیز ترین امانت کا بار اٹھانے کی اہلیت کھو بیٹھتی ہے۔ تو وہ ایک نئی قوم انہی مین سے پیدا کر کے اُسے اپنی امانت کا وارث یا امین بنا دیتا ہے۔ اسی اصول پر دنیا مین مختلف مذاہب و ملل کی بنیاد پڑتی رہی ہے حالانکہ دین حق ہمیشہ سے وہی ایک ہے جس کی پاک راہون پر تمام انبیاء و اولیاء (علیہم السلام) نے قدم مارا اور دوسری کو بھی رہنمائی کی۔

مخالفین کا ایک لچر اعتراض

اعدا ارسلسلہ حقہ جب کسی احمدی بھائی مین کوئی اخلاقی کمزوری پاتے ہین تو اکثر یہ طعنہ دیا کرتے ہین۔ کہ کیا یہی مرزا کی تعلیم ہے؟ یہ عجب لایعنی و احمقانہ اعتراض ہے جس سے ہمین تو بلاشبہ یہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ غیرت و حمیت سے کام لے کر اپنی اصلاح اور پاک تبدیلی مین حتی الوسع کوشش کرین لیکن چونکہ دشمنان دین کا یہ اعتراض بالعموم اس نیت سے ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر چوٹ ہو اور مریدون کا دل دکھے اس واسطے ہمین بھی اس کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے اگر یہ لوگ ذرا خدا ترسی و انصاف سے اپنے دل مین سوچین کہ ہزارون مولوی ملانون مقتداؤن پیشواؤن اور پیر پیغمبرون کے ماننے والے جو بدراہیون اور غلط کاریون اور طرح طرح کی سیئات کے مرتکب ہوتے ہین۔ کیا یہ ان کے پیشواؤن کی تعلیم اور ان کے ارشادات کی تعمیل ہے حتی کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا بلکہ لکھو کھا نام لیوا شب و روز بے دینی۔ بد اخلاقی کے کامون مثلاً ترک صوم و صلوٰۃ۔ خیانت۔ ظلم۔ زنا اور شراب خواری مین غرق رہتے ہین۔ تو کیا اس سے آنحضرت صلعم کی پاک تعلیمات اور آپؐ کی قوۃ قدسی پر کچھ حرف آسکتا ہے؟ اس سے بھی بڑھکر خود خدائے ذوالجلال پر ایمان رکھتے ہوئے لوگ طرح طرح کے معاصی کا ارتکاب کرتے ہین۔ تو کیا یہ نعوذ باللہ خدا کا قصور ہے یا لوگون کا اپنا؟ ہم یہ مانتے ہین۔ کہ حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے ہمین اسلامی اخلاق و اعمال وغیرہ کا ایک قابل تقلید نمونہ بننا چاہیئے یہی ہمارے امام کی باربار تاکید ہے اور اسی کے لئے ہم اکثر ہادی مطلق کی بارگاہ مین دست بدعا رہتے ہین۔ لیکن ہمارے مخالفین اگر ان مین ذرا بھی انصاف و خدا ترسی کا مادہ ہے۔ تو سوچ بچار اور تحقیق و تلاش کے لئے کافی مہلت لے کر ہی کسی ایسے ہادی و مصلح یا پیر پیغمبر کی نظیر پیش کرین۔ جس نے اپنے ساری ہی اتباع و معتقدین کو ایک دم چھومنتر کے زور سے فرشتے یا انسان کامل بنا دیا ہو۔ بشری کمزوریون اور فروگذاشتون کا وجود تو ہم سمجھتے ہین۔ کہ از آدمؑ تا ایندم

ہر ایک قوم ہر ایک اُمّت کے افراد میں کم و بیش رہتا ہی چلا جاتا ہے اور ماموروں مرسلوں کے ہاتھ سے اقوام و اُمم کی جو اصلاحیں ہوتی رہی ہیں اکثر و بیشتر بتدریج ہی ہوئی ہیں۔

حبطِ اعمال کی مثال

قرآن کریم میں اس بات کا بیسیوں جگہ ذکر آیا ہے۔ کہ ماموروں اور مرسلوں کے انکار سے اعمال نیک بھی رائگان چلے جاتے ہیں اور یہ ارشاد بھی متعدد مقامات پر موجود ہے کہ سچوں کا ساتھ دو نیک کاموں میں مدد کرو۔ اور بدیوں کی تائید سے بچو۔ اب بہتیرے شخص ایسے موجود ہیں جو حضرت اقدس کا ذکر خیر سنکر ہم سے یہ کہدیتے ہیں کہ اچھا ہمنے مانا مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے سہی مگر ہم پر ان کا ماننا کچھ فرض ہے؟ ہم ان کے پیرو نہیں بنتے ہیں تو انہیں برا بھی نہیں کہتے اور نیک کام یا احکام اسلام کی پابندی بھی حتے الوسع کرتے اور اسے ضروری جانتے ہیں۔ پھر ہم سے کس بات کا مواخذہ ہوگا؟ اور ہمارے اعمال کیوں اکارتھ جائیں گے؟ یہ بات بظاہر بڑی وزندار اور دل کو لگتی ہوئی ہے۔ لیکن خدا سے ڈرنے اور اس کی کتاب پاک کا غور و تدبر سے مطالعہ کرنے والوں کیلئے تو اس بات کا یہ جواب کافی شافی ہے کہ جب کوئی شخص فی الواقع سچا اور منجانب اللہ ہو۔ جیسا کہ اس قسم کے لوگ حضرت مرزا صاحب کی نسبت شروع ہی میں مان لیتے ہیں تو پھر اس پر ایمان لانا اس کی پیروی کرنا اور امور دین میں اس کے مخالفین سے قطع تعلق کر کے کھلم کھلا پیرووں کے زمرہ میں شامل ہو جانا اور اس کے سلسلہ کی تائید و حمایت بموجب ارشاد خداوندی فرض ہؤا یا کیا؟ ہاں اگر دعاوی کے صدق و کذب ہی میں کلام ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ اور اس صورت میں دعاوی کی جانچ پرتال اور تحقیق لازم آئے گی۔ تبلیغ کے بعد یہ کہکر کبھی نہیں چھوٹ سکتے۔ کہ ہم ان کے موافق ہیں نہ مخالف کیونکہ یہ سراسر تذبذب نفاق اور بے اطمینانی کی حالت ہے۔ جس پر کوئی خدا ترس ایماندار اور حق جو آدمی تو قانع ہو نہیں سکتا۔

اصل یہ ہے کہ ایسے لوگ نہ تو خدا رسول کی باتوں یعنی ان کے احکام اور ان کی سنت سے کوئی دلچسپی یا واقفیت رکھتے ہیں نہ دینی مصالح و ضروریات کی چنداں پروا کرتے ہیں۔

نہ کسی مذہبی معاملہ میں حق و ناحق کی پہچان میں کوشش درکار ہو رہی ہیں۔ نہ ان خود فراموشوں نے حضرت مسیح موعود کے بارہ میں کبھی تحقیق و مطالعہ کی زحمت گوارا کی ہوتی ہے مگر چونکہ عقبیٰ کی پکڑ اور دنیا میں ایک ہونہار قوم سے بگاڑ بھی پسند نہیں فرماتے۔ اس واسطے چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ بحث ہی بالا بالا ٹل جائے اور دونوں جہان میں ہماری مسلمانی اور ساتھ ہی ہر دل عزیزی و صلح کل پالیسی پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔ لیکن یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ایسی چالوں سے دہوکے میں نہیں آسکتا۔ چونکہ اس کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ اپنے ماموروں کیوقت میں ان کے مومنوں اور منکروں نیز منافقوں کے درمیان ضرور بیّن امتیاز و تفریق کر دیتا ہے۔ اس واسطے جن لوگوں کو خواہ کسی وجہ سے ماننے میں عذر و تامل ہو۔ وہ ظاہر ہے۔ کہ مومنوں کے حلقہ سے تو باہر ہی رہتے ہیں چاہے منافق بنے رہیں یا کھلم کھلا کفر و انکار پر اڑ پڑیں اور ان دونوں کے واسطے جو جو وعید کتاب اللہ میں موجود ہیں محتاج بیان نہیں۔ پس ماموروں کے انکار سے اعمال کیوں حبط ہو جاتے ہیں؟ اسی لئے کہ ان سے مخالفت اور منافقانہ غیریت اختیار کرنا خدا کے صریح ارشادات کا ٹالنا اس سے جنگ ٹھاننا اور جنگ ٹھاننے والوں کو براہ راست یا درپردہ و بالواسطہ مدد دینا ہوتا ہے گویا بالکل بغاوت کی سی حالت ہوئی۔ اب یہ سمجھنے کی بات ہے کہ جس کے دل میں سرکشی۔ نفسانیت اور تمرد کی ذرا بھی رگ باقی ہو وہ باغی ہو کب سکتا ہے اور جب باغی ہو جائے اس کے تمرد و نفسانیت و سرکشی وغیرہ میں شک کیا رہگیا اور جب ایک شخص سرکار ہی سے باغی ہو گیا تو خواہ اپنے یا ہمخیالوں کے زعم میں کیسا ہی نیک کردار اور قابل و ہمدرد خلائق ہو۔ وہ یا اس کے حمایتی لاکھ عذر داریاں کریں۔ عتاب سلطانی سے کبھی بچ نہیں سکتا۔

نظم

ذیل میں ہم اپنے مرحوم بھائی محمد خان صاحب سابق نائب افسر بگی خانہ ریاست کپورتھلہ کی لکھی ہوئی ایک نظم درج کرتے ہیں۔ جو کہ خان صاحب موصوف کے اس عشق کو ظاہر کرتی ہے۔ جو کہ انہیں حضرت اقدس کے ساتھ تہا۔ مرحوم خان صاحب کے متعلق حضرۃ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کو حضرت اقدس کے ساتھ ایسا عشق ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ ترقی کر کے حد سے نہ بڑھ جاویں شاید یہی مصلحت الٰہی ہو جو خان صاحب کو خدا نے اس دنیا سے جلد اٹھا لیا کیونکہ جب ان کا جام محبت لبریز ہؤا تو ساتھ ہی ان کا جام عمر بھی پورا ہو گیا ہے۔ مرحوم کے متعلق حضرت اقدس نے کتاب ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا تہا۔

حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت و ارادت و محبت و نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے وہ سچے وفادار اور جان نثار اور مستقیم الاحوال ہیں خدا ان کے ساتھ ہو۔ ان کا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے۔ یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو۔ وہ نظم یہ ہے۔

الٰہی اس کے سب مقصد بر آئیں — الٰہی اس کی پوری ہوں دعائیں

یہ ہادی ہے شفیع المذنبین ہے — یہ بیشک رحمۃ للعالمین ہے

ہزاروں بدعتیں اگر مٹائیں — ہدایت کی ہمیں راہیں بتائیں

جہاں روشن کیا ہے اس نے آکر — وہ ہے بدر اتم مہر منور

نشان دین کا تو ذکر کیا تہا — جہاں سے نام تک ہی مٹ چکا تہا

تری شکل و شمائل کب بیاں ہو — بیاں ہو گر محمد کی زباں ہو

کہیں تجھ کو مثیل اپنا بنایا — کہیں بالکل ہے اپنا سا بنایا

سنا ہے حضرت یوسف حسیں تہے — مگر مثل محمد وہ نہیں تہے

ولیکن تو مثیل مصطفےٰ ہے — محمد خود ہی گویا آگیا ہے

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ — شنیدہ کے بود مانند دیدہ

دکھایا زور وہ تیرے قلم نے — جھکائے سر عرب نے اور عجم نے

فصاحت ہاتھ تیرے چومتی ہے — بلاغت مست ہو ہو جھومتی ہے

صداقت کے نشاں تیرے عیاں ہیں — گواہ اس پر زمین و آسماں ہیں

تری امداد یاں اللہ نے کر دی — رسول پاک نے تیری خبر دی

تو آیا ہے۔ بوقت انتظاری — سبھوں کو لگ رہی تھی بیقراری

زمین دل پڑی تھی مردہ ساری — تو آیا مثل باران بہاری

بچا جس کیلئے تو نے دعا کی — ہوا برباد جس کو بد دعا کی

دعا ہو کیا تری حکم خدا ہے — نہیں ہے بد دعا تیرِ قضا ہے

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت اللہ صاحب معہ اہلیہ اندر گڑھ راجپوتانہ
میاں عصمت اللہ صاحب ″ ″
میاں بہاول دین صاحب - حیدرآباد دکن
میاں دین محمد صاحب ″ ″
میاں محمد حیات صاحب - چک اسکندر ضلع گوجرات
خالہ صاحبہ محمد یوسف صاحب - گنگوہ - سہارن پور
میاں محمد دین صاحب - سیالکوٹ
مسمات رحیم بی بی - کٹھالیاں پسرور - سیالکوٹ
میاں غلام حیدر صاحب پٹواری مردان
میاں عبد الرحمن صاحب - چک سینخان - شاہ پور
میاں سید یسین شاہ صاحب - شہر بانس بریلی
میاں شاہ محمد صاحب ولد نواب کٹھالیاں پسرور - سیالکوٹ
اللہ بخش صاحب محرر رجسٹری ولد مولوی مراد بخش صاحب بنوں -

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ میں

ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہیں عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کی لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اردو ہے اس واسطے ہر ایک اردو خوان بہ آسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے - کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابیں عرب صاحب کو حق تصنیف میں ملی ہیں - ان کی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے - جو صاحب خریدنا چاہیں ان کے واسطے عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عـہ میں ملتی ہے - گویا مفت ہے - یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے - جلد طلب کرنی چاہیئے -

حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۲ر کل عـہ
ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہیں۔

ناظم بدر ایجنسی

رسید زر

۱۹ - اگست ۱۹۰۷ء ۱۷۴۷ - احمد بخش صاحب عہ ۸/
۱۹ - ″ ″ ۱۷۴۸ - عبد اللہ صاحب عہ ۸/
۱۹ - ″ ″ ۱۷۴۹ - محمد غوث صاحب عہ ۸/
۱۹ - ″ ″ ۱۱۲۱ - خواجہ جمال الدین صاحب صہ/
۱۹ - ″ ″ ۱۷۵۰ - غلام محی الدین صاحب عہ ۸/
۱۹ - ″ ″ ۱۱۷۷ - امام خان صاحب سے ۲/
۱۹ - ″ ″ ۱۷۵۱ - عبد المجید خان صاحب عہ ۸/
۱۹ ″ ″ ۱۷۵۲ - عبد العزیز صاحب عہ ۸/
۱۹ ″ ″ ۶۹۵ - خیر الدین صاحب سے ۱/
۱۹ ″ ″ ۸۱۶ - مہر الدین صاحب سے/
۲۰ ″ ″ ۱۷۵۳ - خداداد صاحب عہ ۸/
۲۰ ″ ″ ۱۵۳۹ - محمد حیات صاحب سے ۲/
۲۱ ″ ″ ۱۷۵۵ - عبد العزیز صاحب عہ ۸/
۲۱ ″ ″ ۱۷۵۶ - عبد اللہ صاحب عہ ۸/
۲۱ ″ ″ ۱۷۵۷ - اللہ دتا صاحب عہ ۸/
۲۱ ″ ″ ۱۷۵۸ - فرزند علی شاہ صاحب عہ ۸/
۲۱ ″ ″ ۱۷۵۹ - نور احمد صاحب عہ ۸/
۲۱ ″ ″ ۱۷۶۰ - سیٹھ ہارون محمد صاحب عہ ۸/
۲۱ ″ ″ ۹۵۱ - عبد الرحمن صاحب سے ۲/
۲۱ ″ ″ ۱۱۳۴ - عبد الکریم صاحب سے/
۲۱ ″ ″ ۱۷۶۲ - اللہ دتا صاحب عہ ۸/
۲۲ ″ ″ ۱۷۶۳ میراں بخش صاحب عہ ۸/
۲۲ ″ ″ ۱۷۶۴ - محمد افضل صاحب عہ ۸/
۲۲ ″ ″ ۱۷۶۵ خان محمد صاحب عہ ۸/
۲۲ ″ ″ ۱۷۶۶ - دین محمد صاحب عہ ۸/
۲۲ ″ ″ ۱۷۶۷ کریم اللہ صاحب عہ ۸/
۲۲ ″ ″ ۱۶۹۸ غلام قادر صاحب سے/
۲۲ ″ ″ ۱۷۶۹ فیروز الدین صاحب سے/
۲۲ ″ ″ ۱۱۵۷ - محمد سعید صاحب عہ/
۲۳ ″ ″ ۱۷۰۶ - قاضی نظیر حسین صاحب عہ ۸/
۲۳ ″ ″ ۱۰۱۲ - محمد حسین صاحب سے ۲/
۲۳ ″ ″ [illegible] نبی بخش صاحب ۸/
۲۳ ″ ″ ۱۹۳۵ کرم الٰہی صاحب سے/
۲۳ ″ ″ ۶۰۵ - محمد عثمان صاحب سے ۱۲/
۲۳ ″ ″ ۱۰۳۴ - عبد المجید صاحب سے ۲/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - حضرت مسیح موعود کی تائید میں - قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبد اللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ - قیمت ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسر فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲ر

القول الصحیح اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید میں - مصنفہ خلیفہ ہدایت صاحب شاعر - قیمت ار

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۴ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پرزور بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں - قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے
غلامی ۲ر - عصمت انبیاء ۷ر

اسلام کی پہلی کتاب بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۲ر

انہ ڈکشنری بچوں کیلئے بہت مفید ہے - قیمت ار

کامن احمدی - اللہ داد والے - قیمت ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔